بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق جملہ خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو

ٹیلیفون نمبر ۱۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم یکشنبہ

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت ایک آنہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۱۔ ماہ نبوت ۱۳۲۰ھش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت یُوں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے لیکن آج خطبہ جمعہ کے بعد کچھ کھانسی کی شکایت ہو گئی۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی آنکھیں دُکھتی ہیں۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو خدا تعالیٰ کے فضل سے کل کی نسبت آرام ہے۔

جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کو خفیف بخار اور جگر میں تکلیف ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی ابو العطاء صاحب کو ویروال بھیجا گیا ہے۔

جلد ۲۹ | ۲۳ ماہ نبوت ۱۳۲۰ھش | ۳ ماہ ذوالقعدہ ۱۳۶۰ھ | ۲۳ ماہ نومبر ۱۹۴۱ء | نمبر ۲۶۷

مسئلہ خلافت کی تعلیم و تلقین کا ہفتہ اور غیر مبایعین

چونکہ احمدیت کی مخالفت اور عداوت میں غیر مبایعین کسی سے پیچھے نہیں۔ بلکہ یُوں کہنا چاہیئے۔ کہ مرکزِ احمدیت کو زیادہ سے زیادہ نقصان پہونچانے۔ احمدیت کی خصوصیات کو نہایت بے دردی سے پامال کرنے اور احمدیت کے امتیازات کو پُوری طاقت سے مٹا دینے میں وُہ سب سے پیش پیش ہیں۔ اور ہر وقت اسی دُھن میں لگے رہتے ہیں۔ اس لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ان مسائل کے متعلق جن کے خلاف غیر مبایعین اپنا زور صرف کرتے رہتے ہیں۔ یہ ارشاد فرمایا۔ کہ جماعتِ احمدیہ کے چھوٹے بڑے تمام لوگوں کو ضروری اُمور سے واقف کرنے کا انتظام کرنا چاہیئے۔ تاکہ عدم واقفیت کی وجہ سے نہ تو کسی کو خود ٹھوکر لگے۔ اور نہ جو لوگ اس کے زیرِ تبلیغ ہوں۔ ان کے دل میں غیر مبایعین کوئی وسوسہ پیدا کر سکیں۔

اس ارشاد کی تعمیل میں مرکزی مجلس خدام الاحمدیہ اور مرکزی مجلس انصار اللہ کی مشترکہ سب کمیٹی کے زیر انتظام گزشتہ مئی میں مسئلہ نبوت کی تعلیم و تلقین کا ہفتہ منایا جا چکا ہے۔ اور اب مسئلہ خلافت کے متعلق ایک خاص پروگرام کے ماتحت ہفتہ منایا جا رہا ہے۔ چونکہ غیر مبایعین اس تحریک کو اپنے منصوبوں اور جوڑ توڑ کے لئے نہایت مضر سمجھتے ہیں۔ اور کھلم کھلا مخالفت کرنے میں اپنی کمزوری ظاہر ہونے کا خطرہ محسوس کرتے ہیں۔ اس لئے دبے لفظوں میں مخالفت کرتے ہیں۔ چنانچہ مسئلہ خلافت کی تعلیم کے ہفتہ کے متعلق "پیغام صلح" (۱۷-نومبر) نے ایک طرف تو یہ لکھا ہے۔ کہ

"مسئلہ خلافت کے متعلق تعلیم و تلقین کا خیال آج ۲۷-۲۸ سال بعد پیدا ہو رہا ہے۔ جبکہ کہا جاتا ہے۔ کہ میاں صاحب کی غیر منصوص خلافت اس قدر مستحکم ہو چکی ہے کہ کوئی بڑی سے بڑی مخالفت اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی"۔

اور دُوسری طرف یہ نتیجہ نکالا ہے کہ:-

"معلوم ہوتا ہے۔ قادیانی جماعت کے مستحکم نظام کے اندر ابھی تک ایسے خطرات موجود ہیں۔ جن کے ازالہ کی اب یہ صُورت نکالی گئی ہے۔ کہ مسئلہ خلافت کے غیر بنیادی اصُول کی تعلیم و تلقین کا خاص انتظام کیا جائے"۔

اس میں کیا شک ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے عہد خلافت میں مسئلہ خلافت اس قدر مستحکم ہو چکا ہے کہ کوئی بڑی سے بڑی مخالفت بھی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ اور غیر مبایعین تو سالہا سال سے ناخنوں تک کا زور لگا کر دیکھ چکے ہیں۔ کہ مسئلہ خلافت چٹان کی طرح مضبوط ہے۔ اور اس سے سر ٹکرانا ان کے لئے سوائے نقصان کے کوئی نتیجہ پیدا نہیں کر سکتا۔ کیا غیر مبایعین کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے وُہ الفاظ بھول گئے ہیں۔ جو حضور نے تھوڑا ہی عرصہ ہُوا۔ اس موقعہ پر فرمائے تھے۔ جبکہ حضور کو یہ اطلاع پہونچی۔ کہ غیر مبایعین قادیان میں اپنا مشن کھولنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ حضور نے فرمایا تھا۔

"مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھی ایڑی چوٹی کا زور لگالیں۔ ان کے ماتھے گھس جائیں۔ ان کے ناک رگڑے جائیں۔ ان کے سارے مبلغ قادیان میں جمع ہو جائیں۔ پھر بھی قادیان خدا کے رسُول کا ہی تخت گاہ رہے گا۔ وُہ اس کو اگر کسی ایسے مجدّد یا محدث کا تخت گاہ بنانا چاہیں گے جو نبوت کے مقام پر کھڑا نہیں کیا گیا۔ تو وُہ اس میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔ یہ خدا کی تقدیر ہے۔ جو پوری ہو کر رہے گی"۔ (الفضل ۱۱-جُون)

پس غیر مبایعین سے ان کا سابقہ تجربہ اور موجودہ حالات اس بات کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ کہ وُہ خلافت کے مقابلہ میں اپنی ناکامی و نامرادی کا اعتراف کر لیں۔ کیونکہ مسئلہ خلافت اس قدر مستحکم ہو چکا ہے۔ کہ وُہ اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ باقی رہا مسئلہ خلافت کی تعلیم و تلقین۔ اس کی ضرورت کئی لحاظ سے واضح ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت روز بروز ترقی کر رہی ہے۔ اور نئے لوگ داخل ہوتے جا رہے ہیں۔ ان کی واقفیت کے لئے اہم مسائل کی تعلیم ضروری ہے۔ پھر احمدیت میں جو نئی پَود بڑھ رہی ہے۔ اس کے لئے بھی یہ تعلیم ضروری ہے۔ اور اس وقت تک ضروری ہے۔ جب تک غیر مبایعین میں سے کوئی ایک فرد بھی وسوسہ اندازی کے لئے باقی رہے۔

ظاہر ہے۔ کہ وسوسہ ڈالنا۔ اور گمراہ کرنا کوئی مشکل کام نہیں۔ ہاں وساوس کا دُور کرنا اور سیدھا راستہ دکھانا بڑی ہمت کا کام ہے۔ غیر مبایعین کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ یہی فرض ادا کر رہی ہے۔ اور جہاں تک ممکن ہو۔ اس فرض کو زیادہ عمدگی سے ادا کرنے کے لئے کوشاں ہے۔ یہ قادیانی جماعت کے "مستحکم نظام" کا کوئی نقص نہیں۔ بلکہ اس کے استحکام اور روز بروز مضبوط ہوتے جانے کا بہت بڑا ثبوت ہے۔ "پیغام صلح" کھُلے الفاظ میں اس کا اقرار کرے۔ یا نہ کرے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ خلافت کی تعلیم و تلقین کا ہفتہ منانا وُہ بھی اسی کا نتیجہ سمجھتا ہے۔ ورنہ یہ لکھنے کی اسے کیا ضرورت تھی۔ کہ

"ہمارے دوستوں کو بھی اس کا خیال رکھنا چاہیئے۔ اور اس تعلیم و تلقین کے جواب کی تیاری کر لینی چاہیئے"۔

اگر پہلے تیاری میں کوئی کسر رہ گئی ہے۔ تو غیر مبایعین اب نکال لیں۔ لیکن انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ ان کے سداؤں اسی وقت تک کسی کے لئے ٹھوکر کا موجب بن سکتے ہیں۔ جب تک وُہ احمدیت کی تعلیم سے پوری طرح واقف نہ ہو۔ اور جب واقفیت حاصل ہو جائے۔ تو اس پر ساری حقیقت کھُل جاتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل کا سیرت نمبر اور بزرگانِ جماعت

افسوس ہے کہ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایسے دلکش اور ایمان افزا موضوع پر مضامین لکھ کر بھیجنے میں بزرگانِ جماعت نے ابھی تک بہت کم توجہ کی ہے۔ چونکہ وقت بہت تھوڑا ہے۔ اس لئے گزارش ہے کہ اپنی اہم سے اہم مصروفیت پر اس کام کو مقدم قرار دیا جائے۔ اور بہت جلد مضمون بھیجکر ممنون فرمایا جائے۔ خاصکر وہ اصحاب کرام جن سے بذریعہ عریضہ بھی خاص طور پر گزارش کی گئی ہے۔ اب قطعاً توقف نہ فرمائیں۔

بیرونِ ہند کی جماعتوں کے عہدہ داران اور احباب کا شکریہ

اللہ تعالےٰ کے فضل سے جس طرح ہندوستان کی جماعتوں اور ان کے افراد نے یہ جدوجہد کی ہے۔ کہ تحریک جدید سال ہفتم کے وعدے ۳۰ر نومبر ۱۹۴۱ء تک پورے ہو جائیں۔ اسی طرح بیرونِ ہند کی جماعتوں اور افراد نے بھی پوری سرگرمی سے کام لیا ہے۔ گو ان کے لئے ۳۰ نومبر ۱۹۴۱ء کی تاریخ آخری تاریخ نہیں۔ کیونکہ بیرونِ ہند کی جماعتوں کے لئے آخری تاریخ ۳۱ مارچ ۱۹۴۲ء ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے عہدہ داران اور ان احباب کو جنہوں نے اپنے وعدے ۳۰ر نومبر ۱۹۴۱ء سے پہلے پورے کرنے کی کوشش کی۔ جماعتوں کے عہدہ داران اور افراد کے نام حضور کی خدمت میں دُعا کے لئے پیش کئے جا چکے ہیں۔ جو تفصیل وار شائع دیر سے شائع ہو سکیں۔ مجملاً ذیل کی جماعتوں کے عہدہ داران اور ان کے افراد کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان تمام دوستوں کو جزائے خیر دے۔ اور ان سب کی قربانیاں قبول فرمائے

یہ اطلاع دے دینا بھی مناسب ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ آخر نومبر ۱۹۴۱ء میں نئے سال کی تحریک فرمایا کرتے ہیں۔ اور اب نومبر کے آخری دن ہیں۔ بیرونِ ہند کے دوستوں اور عہدہ داران کو حضور کے اعلان کا انتظار کرنا چاہیئے۔ جب اعلان پہنچ جائے تو وعدوں کی فہرستیں جلد سے جلد ہوائی ڈاک میں حضور کی خدمت میں بھیج دی جائیں۔ جن جماعتوں کے ذمہ کچھ رقوم ساتویں سال کی رہتی ہیں انہیں بھی کوشش کر کے دسمبر ۱۹۴۱ء کے آخر تک روپیہ بھجوا دینا چاہیئے۔ فہرست یہ ہے۔

لنڈن ۔ کیوبومین ۔ پورو کرتو ۔ سوڈان ۔ زنجبار ۔ اور ٹانگا کی جماعتوں سے تحریک جدید کا چندہ سو فی صدی وصول ہو چکا ہے۔ ٹانگا کی جماعت کے سرگرم عہدہ دار جناب مختار احمد صاحب ایاز نے نہ صرف احمدی احباب سے بڑھ چڑھ کر وعدے لئے بلکہ غیر احمدیوں اور غیر مسلموں سے بھی وعدے لئے۔ اور وہ وعدے بھی وصول ہو چکے ہیں۔ البتہ ان کی تھوڑی سی رقم باقی ہے۔ ممباسہ ۔ کمپالہ ۔ نیروبی اور سیرالیون کا چندہ نوے فی صدی داخل ہو چکا ہے۔ آبادان ۔ دارالسلام ۔ ماریشس کے چندے ستر اور اسی فی صدی کے درمیان وصول ہو چکے ہیں۔ باقی جماعتیں ہسپانیہ ۔ لیگوس ۔ سرو بایا ۔ فلسطین اور ٹبورا کی وصولی پچاس فی صدی تک ہے۔ ٹبورا میں ایک دوست کا وعدہ بڑی رقم کا ہے۔ انہوں نے ادائیگی کا وقت بھی جنوری لکھا تھا وہ اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ابھی مال فروخت نہیں ہوا۔ جس وقت روپیہ ہاتھ میں آیا۔ تحریک جدید کا وعدہ سب سے پہلے ادا کروں گا۔

صوفی مطیع الرحمن صاحب ایم۔ اے مبلغ امریکہ نے اپنا وعدہ معہ اہلیہ صاحبہ ۱۷۲ روپے پورا کر دیا ہے۔ اور سید عبدالرحمن صاحب کلیولینڈ معہ والدین و اہلیہ صاحبہ ۳۰۰ ۔ ۱۸۳ روپے کا وعدہ بھی پورا کر چکے ہیں۔ مولوی محمد شریف صاحب مبلغ فلسطین معہ اہلیہ صاحبہ ۲۰۲ روپے ڈاکٹر رشید احمد صاحب زابل ایران ۱۶۶ روپے ڈاکٹر منزل حسین صاحب ایران ۔ ۷۰ روپے ۔ ڈاکٹر لطیف احمد صاحب کینٹن ۹۰ روپے اور مکرمی بابو محمد عبداللہ صاحب اوورسیر معہ اہلیہ و والدہ صاحب مرحوم ۱۷۹۰۸ روپے بھی داخل کر چکے ہیں۔ سماٹرا سے مولوی محمد صادق صاحب ۱۶۱ روپے بھیجکر طفیل محمد تھا۔ حکیم حشمت اللہ صاحب ۲۶ و ۱۶۳ روپے ۔ جاوا سے بابو بشیر احمد خان صاحب ۳۳ روپے

۴ جناب مالک رام صاحب اسکندریہ ۳۰ روپے کے علاوہ آٹھویں سال کے ۲۵ بھی داخل کر چکے ہیں۔ چودھری عنایت اللہ صاحب افریقہ سے اپنا اور اپنی والدہ مرحومہ کا چندہ دے چکے ہیں۔

ان تمام جماعتوں کے عہدہ داران اور ان کے افراد اور براہ راست رقم بھیجنے والے افراد کا دل سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ امید ہے کہ یہ احباب دسمبر کے آخر تک ساتویں سال کے وعدے کی رقم پوری کی پوری داخل کر سکیں گے۔ (فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

عورتوں کے پردہ کی غرض اور اس کے فوائد

"اسلام نے جو یہ حکم دیا ہے کہ مرد عورت سے اور عورت مرد سے پردہ کرے اس سے غرض یہ ہے کہ نفس انسانی پھسلنے اور ٹھوکر کھانے کی حد سے بچا رہے۔ کیونکہ ابتداء میں اس کی یہی حالت ہوتی ہے۔ کہ وہ بدیوں کی طرف جھکا پڑتا ہے۔ اور ذرا بھی تحریک ہو تو بدی کی طرف ایسے گرتا ہے جیسے کئی دنوں کا بھوکا آدمی کسی لذیذ کھانے پر۔ یہ انسان کا فرض ہے کہ اس کی اصلاح کرے۔ اور اس کی اصلاح کی حالتوں کے لحاظ سے اس کے چار نام مقرر کئے گئے ہیں۔ اول اول نفس کا تزکیہ ہوتا ہے۔ کہ جس کو نیکی بدی کی کوئی خبر نہیں ہوتی۔ اور یہ حالت طفلگی تک رہتی ہے۔ پھر نفس امارہ ہوتا ہے۔ کہ بدیوں کی طرف ہی مائل رہتا ہے۔ اور انسان کو طرح طرح کے فسق و فجور میں مبتلا کرتا ہے۔ اور اس کی بڑی غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ ہر وقت بدی کا ارتکاب ہو۔ کبھی چوری کرتا ہے۔ کوئی گالی دے یا ذرا خلاف مرضی کام ہو تو اسے مارنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ اگر شہوت کی طرف غلبہ ہو تو گناہوں اور فسق و فجور کا سیلاب بہہ نکلتا ہے۔ دوسرا نفس لوامہ ہے کہ اس میں بدیاں بالکل دُور تو نہیں ہوتیں مگر ہاں ایک پچھتاوا اور حسرت و افسوس مرتکب اپنے دل میں محسوس کرتا ہے۔ اور جب بدی ہو جائے تو اس کے دل میں نیکی سے اس کا معاوضہ کرنے کی خواہش ہوتی ہے۔ اور تدبیر کرتا ہے کہ کسی طرح گناہ سے بچے۔ اور دُعا میں لگتا ہے۔ کہ زندگی پاک ہو جائے۔ اور ہوتے ہوتے جب یہ گناہ سے پوتر ہو جاتا ہے۔ تو اس کا نام مطمئنہ ہو جاتا ہے۔ اور اس حالت میں وہ بدی کو ایسی ہی بدی سمجھتا ہے۔ جیسے کہ خدا بدی کو بدی سمجھتا ہے۔" (الحکم ۳۰ر ستمبر ۱۹۰۴ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا سالانہ امتحان

حضرت اقدس کی کتب براہین احمدیہ حصہ چہارم اور ایام الصلح اردو کا امتحان جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے۔ انشاء اللہ ۳۰ نبوت ۱۳۲۰ہش مطابق ۳۰ نومبر ۱۹۴۱ء بروز اتوار ہوگا۔ امتحان میں شریک ہونے والے تمام افراد سے امید کی جاتی ہے کہ وہ اس امتحان میں پوری تیاری کے بعد شریک ہوں گے۔ گزشتہ تجربہ یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ ہر سال بعض ایسے افراد بھی ہوتے ہیں۔ جو پہلے تو امتحان میں شامل ہونے کے لئے اپنے نام پیش کر دیتے ہیں۔ لیکن بعد میں امتحان میں شریک نہیں ہوتے۔ مومن جب وعدہ کرے تو اسے پورا بھی کرنا چاہیئے۔ اگر کسی شخص کی تیاری میں کچھ کمی بھی رہ گئی ہو۔ تو بھی انہیں امتحان میں ضرور شامل ہو جانا چاہیئے۔ امتحان میں اس امر کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ کہ اس امتحان میں ہر قسم کی قابلیت اور علم کے افراد شامل ہوتے ہیں۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

اطفال الاحمدیہ کے امتحان کے نتائج

"مسلم نوجوانوں کے سنہری کارنامے" کے پہلے ۵۶ صفحات کے امتحان منعقدہ ۳۱ اخاء کے نتائج کی اطلاع زعماء و قواد اصحاب کو بھجوا دی گئی ہے۔ اس امتحان میں کل ۸۷ اطفال شریک ہوئے جن میں سے ۸ کامیاب رہے۔ سید محمود احمد صاحب حلقہ مسجد مبارک قادیان اول ۔ اور شیخ محمود احمد صاحب دارالبرکات قادیان دوم رہے۔ بارک اللہ لہم (خاکسار محبوب عالم خالد مہتمم اطفال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

165

نظام خلافت کی ضرورت اور اہمیت

(۲)

خلیفہ کے معنے

خلافت کی ضرورت بیان کرنے سے پہلے یہ بتانا ضروری ہے۔ کہ خلیفہ کسے کہتے ہیں۔ سو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ خلافت کے معنے نیابت اور قائم مقامی کے ہیں۔ اور خلیفہ اس شخص کو کہتے ہیں۔ جو کسی کا نائب اور جانشین ہو:۔

لیکن اسلامی اصطلاح میں خلیفہ اُس شخص کو کہا جاتا ہے۔ جو نبی یا اس کے خلیفہ کی وفات کے بعد جماعت کی نگرانی کے لئے اس کا قائم مقام مقرر کیا جائے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں۔ اور رسول کا جانشین حقیقی معنوں کے لحاظ سے وُہی ہو سکتا ہے۔ جو ظلی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو" (شہادۃ القرآن ص۵۷)

پس اسلامی خلافت بہت بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ اور نبوت کے علاوہ نظامی لحاظ سے جو حقوق اور اختیارات انبیاء کو حاصل ہوتے ہیں۔ وُہی ان کے خلفاء کو بھی حاصل ہوتے ہیں۔ کیونکہ وُہ ان کے جانشین ہوتے ہیں اور چونکہ خلیفہ نبی کا جانشین ہوتا ہے اس لئے ہمیں غور کرنا چاہیئے۔ کہ نبی کی کیا حیثیت ہوتی ہے۔ پھر جو حیثیت نبی کی ہوگی۔ وُہی اپنے دائرہ میں خلیفہ کی بھی ہوگی:۔

نبی کی دو حیثیتیں

قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر نبی کی دو حیثیتیں ہوتی ہیں۔ ایک اس کا نبی ہونا یعنی خدا سے غیب کی خبریں پانا۔ یہ حیثیت ایسی ہے۔ جس میں نبی کا کوئی قائم مقام نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے لا یظھر علیٰ غیبہ احدًا الا من ارتضیٰ من رسول۔ یعنی علمِ غیب اللہ تعالےٰ انبیاء کے سوا اور کسی کو نہیں دیتا۔ اسی طرح فرماتا ہے۔ ماکان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء۔ اللہ تعالےٰ ہر ایک کو مصفیٰ علم غیب سے اطلاع نہیں دیتا۔ بلکہ اس غرض کے لئے وُہ اپنے رسولوں کو منتخب کرتا ہے۔ ان آیات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ نبی کی اس حیثیت میں اس کا کوئی قائم مقام نہیں ہو سکتا:۔

لیکن اس کے علاوہ نبی کی ایک اور حیثیت بھی ہوتی ہے۔ اور وُہ اس کا مطاع ہونا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے وما ارسلنا من رسولٍ الا لیطاع باذن اللہ۔ یعنی ہر نبی کی ایک حیثیت یہ ہوتی ہے۔ کہ وُہ مطاع ہوتا ہے۔ اور لوگ اس امر کے پابند ہوتے ہیں۔ کہ اس کی اطاعت کریں۔ اور اس کے احکام پر عمل کریں یہ حیثیت ایسی ہے۔ جس میں غیر نبی بھی نبی کا قائم مقام ہو سکتا ہے۔ اور ایک غیر نبی بھی لوگوں کا مطاع ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں آتا ہے۔ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔ یعنی خدا کی اطاعت کرو۔ رسول کی اطاعت کرو۔ اور اولوالامر کی اطاعت کرو۔ پس مطاع ہونا انبیاء کا خاصہ نہیں۔ بلکہ غیر نبی بھی مطاع ہو سکتا ہے۔ پس خلیفہ جو نبی کا جانشین ہوتا ہے وُہ کثرتِ وحی کے سوا اُن تمام کاموں میں نبی کا قائم مقام ہوتا ہے۔ جو کام نبی بحیثیت مطاع سر انجام دیتا ہے۔ گویا نبوت کے علاوہ تمام حقوق اور اختیارات جو انبیاء کو حاصل ہوتے ہیں۔ وُہی ان کے خلفاء کو بھی حاصل ہوتے ہیں۔ پس جو شخص خلفاء کے احکام کی خلاف ورزی یا ان کے اختیارات میں دخل اندازی کرتا ہے۔ وُہ اپنے عمل سے ثابت کرتا ہے۔ کہ اس نے نبی کے اختیارات اور مقام کو نہیں سمجھا:۔

حضرت ابوبکرؓ کا طریق عمل

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات کے بعد جب بعض لوگوں نے یہ سوال اٹھایا کہ زکوٰۃ کا حکم صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ تک تھا۔ آپ کے بعد کسی کو اس کی وصولی کا اختیار نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کا حکم یہ تھا۔ کہ خذ من اموالھم صدقۃ۔ اے رسول تو ان کے مالوں سے صدقہ زکوٰۃ لے۔ تو صحابہؓ نے اس بات کو قبول نہیں کیا۔ بلکہ اسے رد کر دیا۔ اور کہا کہ جو حکم نبی کے لئے ہے۔ وُہی اس کے خلیفہ کے لئے بھی ہے۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تو یہاں تک فرمایا۔ کہ اگر کوئی شخص پہلے زکوٰۃ میں اونٹ کے باندھنے کی ایک رسّی بھی دیا کرتا تھا۔ تو جب تک وُہ رسّی اب مجھے نہیں دے گا۔ میں اس سے جنگ جاری رکھوں گا چنانچہ آپ نے منکرینِ زکوٰۃ سے لڑائی کی۔ اور اس وقت تک انہیں نہ چھوڑا جب تک وُہ زکوٰۃ دینے پر آمادہ نہ ہو گئے:۔

پس ذاتی خصوصیتوں کے علاوہ جو حقوق ناظم جماعت کے طور پر ایک نبی کو حاصل ہوتے ہیں۔ وُہی خلیفہ کو بھی حاصل ہوتے ہیں خلافت کے اس مفہوم کو سمجھ لینے کے بعد اس کی ضرورت خود بخود واضح ہو جاتی ہے کیونکہ اگر نبی کا کام اور اس کا پیغام اپنے اندر کوئی اہمیت رکھتا ہے۔ تو ضروری ہے۔ کہ اس پیغام کو اگلی نسلوں تک پہنچانے والے لوگ بھی ہوں۔ اور وُہ بھی اپنے دائرہ میں بہت بڑی اہمیت رکھتے ہوں۔ اور اگر انبیاءؑ کے کاموں کو جاری رکھنے کے لئے ان کے خلفاء کی ضرورت سے انکار کر دیا جائے تو اس کا مفہوم یہ ہوگا۔ کہ انبیاء کا کام بھی نعوذ باللہ کوئی اہمیت نہیں رکھتا:۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ خلافت کی کئی ضرورتیں ہیں۔ جن میں سے بعض مختصراً یہ ہیں:۔

(۱) انبیاء کے مقاصد کی تکمیل

اللہ تعالےٰ کے انبیاء دُنیا میں توحید کے قیام۔ حق و صداقت کی تبلیغ۔ قوانین شریعت کے نفاذ اور اصلاحِ خلق کے لئے آتے ہیں۔ مگر ظاہر ہے۔ کہ ان مقاصد کی تکمیل اُن کے زمانہ میں نہیں ہوتی۔ وُہ ایسی حالت میں وفات پاتے ہیں۔ جبکہ وُہ محل ابھی نامکمل ہوتا ہے۔ جس کی بنیاد انہوں نے اپنے مقدس ہاتھوں سے رکھی ہوتی ہے۔ اب اگر نبوت کے بعد خلافت نہ ہو۔ تو یقیناً وُہ تمام مقاصد نا تمام رہ جائیں۔ اور نبی کی بعثت رائگاں چلی جائے۔ اور چونکہ اللہ تعالےٰ کی غیرت یہ امر برداشت نہیں کر سکتی۔ کہ جس امر کی داغ بیل اس نے خود ڈالی ہے۔ وُہ تکمیل کو نہ پہونچے۔ اس لئے سنت اللہ یہی ہے کہ انبیاء کی وفات کے بعد خلفاء کے ذریعہ ان کے مقاصد کو تکمیل تک پہنچایا جاتا ہے۔ اس امر کا ذکر اللہ تعالےٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے یوں فرمایا ہے۔ اما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک یعنی وہ پیشگوئیاں جو تیرے ذریعہ ہم کر رہے ہیں۔ ان کے متعلق دو صورتیں ہیں۔ بعض پیشگوئیاں تو تیری زندگی میں پوری ہو جائیں گی۔ اور بعض زندگی میں پوری نہیں ہوں گی۔ مثلاً رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے رویا میں دیکھا۔ کہ قیصر و کسریٰ کے خزانے آپ کو دیئے گئے ہیں۔ مگر یہ رویا آپ کی زندگی میں پورا نہ ہوا۔ بلکہ خلفاء کے زمانہ میں پورا ہوا

اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک دفعہ اپنے ہاتھوں میں سونے کے کنگن دیکھے۔ جنہیں پھونک مار کر آپ نے اڑا دیا۔ اور آپ نے فرمایا۔ اس کی تعبیر یہ ہے۔ کہ دو کاذب مدعیانِ نبوت پیدا ہوں گے۔ جنہیں اللہ تعالےٰ ہلاک کر دے گا۔ مگر مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کی ہلاکت آپ کے سامنے نہ ہوئی۔ بلکہ خلفاء کے عہد میں ہوئی:۔

پس چونکہ اللہ تعالےٰ کے انبیاء جن اغراض و مقاصد کے لئے مبعوث کئے جاتے ہیں۔ ان کی تکمیل ان کے ہاتھوں سے نہیں ہوتی۔ اس لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ ان کے بعد خلفاء کھڑے ہوں جو اُن کے مقاصد کو تکمیل تک پہونچائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی امر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"جس راستبازی کو وُہ (یعنی انبیاء) دُنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں۔ اس کی تخم ریزی انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل اُن کے ہاتھ سے نہیں کرتا۔ بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقعہ دے دیتا ہے۔ اور جب وُہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں۔ تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے۔ اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے۔ جن کے ذریعہ سے وُہ مقاصد جو کسی قدر نا تمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہونچتے ہیں"

(الوصیت صفحہ ۶)

پس خلافت کی ایک اہم ضرورت انبیاءؑ کے مقاصد کو تکمیل تک پہونچانا ہے:۔

(۲) قیام اتحاد

خلافت کی دوسری ضرورت اس آیت میں بیان کی گئی ہے واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعاً ولاتفرقوا واذکروا نعمۃ اللّٰہ علیکم اذکنتم اعداءً فالّف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا۔ وکنتم علیٰ شفا حفرۃ من النار فانقذکم منھا کذالک یبین اللّٰہ لکم اٰیاتہ لعلکم تھتدون۔ یعنی اے مسلمانو تم سب مل کر اللہ کی حبل کو مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ مت کرو۔ اور اللہ کی اس نعمت کا شکر کرو۔ جو اس نے تم پر کی۔ تم آپس میں دشمنی رکھتے تھے۔ پھر خدا نے تمہیں بھائی بھائی بنا دیا۔

اس آیت میں حبل اللّٰہ کا جو لفظ ہے اس سے مراد خلافت ہے۔ کیونکہ فرماتا ہے۔ اگر تم اس حبل کو مضبوطی سے پکڑ لوگے تو تم میں تفرقہ پیدا نہیں ہوگا۔ اور ظاہر ہے کہ ایسی چیز خلافت ہی ہے۔ جب تک خلافت کا وجود رہے۔ اس وقت تک قوم میں ایسا اختلاف پیدا نہیں ہو سکتا جو اسے تباہ کرنے والا ہو۔ بلکہ سب بھائی بھائی بن کر رہتے ہیں۔ اختلاف تو بعض دفعہ بھائیوں میں بھی ہو جاتا ہے۔ مگر باپ کی موجودگی اس اختلاف کو ناگوار حد تک بڑھنے نہیں دیتی۔ اسی طرح خلافت کی موجودگی میں ایسا اختلاف پیدا نہیں ہو سکتا۔ جو موجب ہلاکت ہو۔

تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ جب تک امت محمدیہ میں خلافت کا سلسلہ جاری رہا۔ مسلمانوں کی تمام قوتیں ایک جگہ مجتمع رہیں اور خلافت کے وجود نے انہیں ہمیشہ ہی ضعف و اختلال اور انتشار و پراگندگی سے بچائے رکھا۔ مگر جب بعض بدبختوں نے خلافت کو مٹانے کی سازشیں شروع کر دیں یہاں تک کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کے درپے ہو گئے۔ تو اس وقت آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے خلافت کے ذریعہ تم میں اتحاد پیدا کیا تھا۔ اگر تم نے خلافت کو مٹا دیا۔ تو یاد رکھو مسلمان قیامت تک متحد نہیں ہوں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا وہ دن گیا اور آج کا دن آیا مسلمان زور لگا لگا کر تھک گئے۔ مگر کبھی ان میں کامل اور پائیدار اتحاد پیدا نہ ہوا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ پھر نبوت کو زندہ کیا۔ اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد کے ماتحت نبوت کے بعد خلافت قائم ہوئی۔ پس خلافت ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جو تمام مسلمانوں کو اکٹھا رکھ سکتی ہے۔ اگر ایک آدمی کے ہاتھ پر بیعت نہ کی جائے۔ تو لازماً ہر شخص اپنی مرضی کے مطابق چلیگا۔ اور اس طرح اتحاد جاتا رہے گا۔

(۳) تبلیغ دین

خلافت کی تیسری ضرورت متذکرۃ الصدر آیت میں ہی اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ تبلیغ بھی خلافت کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ جہاں پہلی آیات ختم ہوئی ہیں وہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولٰئک ھم المفلحون (آل عمران ع ۱۱) یعنی تم میں ایسے لوگ موجود ہونے چاہئیں جو لوگوں کو اچھی باتوں کی تلقین کریں۔ اور بری باتوں سے روکیں۔ اس آیت میں جس تبلیغ کا ذکر ہے۔ وہ افراد کی تبلیغ نہیں بلکہ جماعت کی تبلیغ ہے اور فرماتا ہے۔ کہ خلافت کے بغیر کبھی تمام دنیا میں تبلیغ نہیں ہو سکتی۔ اگر ایک شخص خلیفہ نہ ہوگا۔ تو ساری دنیا کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے مبلغین کو کیونکر دنیا میں بھیجا جا سکے گا۔ اس کے لئے تو ایک نظام کی ضرورت ہے۔ جب تک نظام نہ ہو۔ اس وقت تک نہ مبلغ پیدا ہو سکتے ہیں۔ نہ ان مبلغین کو پھیلایا جا سکتا ہے۔ اور نہ ان کے اخراجات کو برداشت کیا جا سکتا ہے۔ نظام خلافت ہی کا ہے جس کے ماتحت تبلیغ کو اس رنگ میں وسعت دی جا سکتی ہے کہ دنیا کے کونہ کونہ میں حق و صداقت کی آواز پہونچ جائے۔ چنانچہ خلافت ثانیہ کو دیکھ لو خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کی تبلیغ دنیا کے کناروں تک پہونچ چکی ہے۔ اور دنیا کے ہر اہم ملک میں جماعت احمدیہ کے مبلغین تبلیغ اور اشاعت دین میں مصروف ہیں۔ یہ عظیم الشان کام خلافت کی وجہ سے ہی ہو رہا ہے۔ ورنہ کوئی فرد یہ طاقت نہیں رکھتا۔ کہ اس طرح تمام دنیا میں تبلیغ اسلام کر سکے۔

(۴) اقامتِ شریعت اور اسلامی احکام کا نفاذ

خلافت کی چوتھی ضرورت یہ ہے۔ کہ خلافت کے بغیر اسلام کے احکام کا عملی نفاذ نہیں ہو سکتا۔ وجہ یہ کہ اسلام صرف ان احکام کا نام نہیں جو اعتقاد کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ بلکہ اسلام کے بہت سے احکام ایسے ہیں۔ جو جماعت کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ مثلاً نماز تو انسان خود پڑھ سکتا ہے مگر تمام مسلمانوں سے زکوٰۃ کی وصولی اور اسے شرعی احکام کے مطابق تقسیم کرنا جماعت کے بغیر ناممکن ہے۔ اسی طرح حج انسان خود جا کر کر سکتا ہے۔ مگر حج کی جو اصل غرض ہے۔ کہ تمام عالم اسلامی کو متحد کیا جائے۔ یہ جماعت کے بغیر پوری نہیں ہو سکتی۔ ایک ہندوستان کا آدمی انفرادی طور پر تو حج کر سکتا ہے۔ مگر اسے یہ طاقت حاصل نہیں ہو سکتی۔ کہ وہ تمام حاجیوں سے مل کر اور ان کے ذریعہ مسلمانوں کی ضرورتیں معلوم کر کے ان کو اس طرح پورا کرے۔ کہ تمام دنیا میں اسلام کی طاقت محفوظ ہو جائے۔ اور مسلمانوں کا شیرازہ پراگندہ ہونے سے محفوظ رہے۔ اسی طرح ایک مسلمان ذاتی طور پر قرآن شریف کی تلاوت کر سکتا ہے۔ مگر اسے یہ طاقت حاصل نہیں ہو سکتی۔ کہ وہ تمام دنیا کے دینی خیالات میں اتحاد پیدا کر سکے۔ اسی طرح ایک فرد اگر انفرادی طور پر اچھا ہے۔ تو یہ صرف اس کی ذات سے تعلق رکھنے والا ایک فعل ہوگا۔ اس کے اچھا ہونے سے جماعتی رنگ میں دنیا کی اصلاح نہیں ہو سکتی۔ اور اگر کوئی فرد خدانخواستہ برا ہو تو اخلاقی دباؤ جو جماعت کی وجہ سے پیدا کیا جا سکتا ہے۔ اس پر نہیں ڈالا جا سکتا لیکن اگر خلافت ہو تو اس قسم کا کوئی نقص پیدا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ خلافت جہاں اسلام کے ان تمام احکام کو نافذ کرے گی۔ جو جماعت اور ملت کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ وہاں وہ اس بات کی بھی کوشش کرے گی۔ کہ نیک اپنی خوبیوں میں ترقی کریں۔ اور برے اپنی برائی سے جماعت میں ضعف پیدا نہ کریں مثلاً جماعت احمدیہ کے خلاف وقتاً فوقتاً جو فتنے اٹھے۔ کبھی پیغامی فتنہ نے سر نکالا۔ کبھی مستریان مباہلہ کا فتنہ اٹھا کبھی بہائیوں نے جماعت میں انتشار پیدا کرنا چاہا۔ اور کبھی مصریوں نے ایسی صورت میں ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ اگر خلافت کا وجود نہ ہوتا۔ تو یہ فتنے کس قدر نقصان دہ ہوتے۔ مگر چونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم میں خلافت قائم ہے۔ اس لئے اسکی برکات کے نتیجہ میں یہ فتنے جماعت کو کوئی نقصان نہ پہونچا سکے بلکہ اس کی ترقی اور استحکام کا باعث ہوئے اسی طرح اگر خلافت نہ ہوتی تو آج دنیا کے کونہ کونہ میں اشاعت اسلام کا جو کام ہو رہا ہے کس طرح ہو سکتا۔ انفرادی طور پر تو کوئی بادشاہ بھی یہ کام نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس کے لئے جماعت کی ضرورت ہوتی ہے جس سے فرد محروم ہوتا ہے۔ پس خلافت کی چوتھی ضرورت یہ ہے کہ خلافت کے بغیر اسلام کے وہ احکام جو جماعت کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں سرانجام نہیں دیئے جا سکتے۔ اور اس طرح مسلمانوں کی صحیح طور پر ترقی نہیں ہو سکتی۔

(۵) برکاتِ رسالت کا دوام

خلافت کی پانچویں ضرورت "برکاتِ رسالت کا دوام" ہے۔ اس ضرورت کو سمجھنے سے پہلے اس امر کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے۔ کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق دو قسم کی ہے ایک وہ جو اس دَور کے اختتام تک رہنے والی ہے مثلاً سورج اور چاند وغیرہ۔ اور دوسری وہ جو اس دور کے اختتام سے پہلے اپنی اجل آنے پر فنا ہو جاتی ہے۔ جیسے انسان حیوان اور نباتات وغیرہ۔ پہلی قسم کی مخلوق چونکہ دنیا کے اختتام تک رہنے والی ہے۔ اس لئے ان چیزوں کا کوئی قائم مقام نہیں بنایا جاتا۔ لیکن دوسری قسم چونکہ خود فنا ہو جاتی ہے۔ اس لئے ان چیزوں کا اگر کوئی قائمقام پیدا نہ ہو۔ تو جو منافع ان سے حاصل ہو رہے ہوتے ہیں۔ وہ معدوم ہو جائیں اسی لئے خدا تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ ان کے منافع کو قائم رکھنے کے لئے ان کے قائم مقام مقرر فرماتا ہے۔ قانون قدرت کے اس اصل سے معلوم ہوتا ہے کہ

وقار عمل میں غیر حاضری ایک بڑا جرم ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

166

جو چیز فانی ہو۔ اس کا کوئی نہ کوئی قائم مقام ضرور ہونا چاہیئے۔ اس اصل کو ذہن نشین کر لینے کے بعد یہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ انبیاء علیہم السلام دائمی طور پر دنیا میں زندہ نہیں رہتے۔ بلکہ کچھ عرصہ کے بعد وفات پا جاتے ہیں۔ دوسری طرف ہمیں یہ بھی نظر آتا ہے کہ انسان فطرتاً کمزور واقع ہوا ہے۔ اگر ہر زمانہ میں اس کی ہدایت اور راہنمائی کا سامان موجود نہ ہو۔ تو وہ صراط مستقیم پر قائم نہیں رہ سکتا۔ انسان کی اس کمزوری کا اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں ذکر فرمایا ہے کہ خلق الانسان ضعیفا۔ انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے اور اسے ہر وقت ٹھوکر لگنے کا احتمال رہتا ہے۔ اس وجہ سے ضروری ہے کہ بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے ہر زمانہ میں ہادی اور راہنما رہیں۔ مگر وہ ہادی اور راہنما نبی نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ وہ خاص وقت پر آیا کرتے ہیں۔ پس لازماً انبیاء کے بعد کوئی اور ایسے وجود ہونے چاہئیں جو گو بحیثیت افراد فانی ہوں۔ مگر بحیثیت نوع دائمی ہوں۔ اور وہ دائمی چیز سوائے خلافت کے اور کوئی نہیں۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الوصیت میں جہاں خلافت کا ذکر فرمایا ہے۔ وہاں صراحتاً یہ بھی فرمایا ہے کہ اس خلافت کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ "وہ دائمی ہے۔ جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا"۔ اب قیامت تک منقطع نہ ہونے کے یہ معنے نہیں کہ کوئی ایک خلیفہ قیامت تک زندہ رہ سکتا ہے۔ بلکہ یہ معنے ہیں کہ بحیثیت نوع خلفاء قیامت تک رہیں گے۔ اور اس طرح ہر زمانہ میں لوگ انکی راہنمائی میں اپنی عملی اصلاح کرتے رہیں گے۔ پس خلافت کی ضرورت اس لئے ہے کہ اگر خلافت نہ ہو تو نبی کی وفات کی وجہ سے دنیا برکات نبوت سے محروم ہو جائے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نزول میں انقطاع واقع ہو جائے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس ضرورت کا ان الفاظ میں ذکر فرماتے ہیں کہ "چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں۔ لہذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے۔ سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا۔ تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکاتِ رسالت سے محروم نہ رہے"۔ (شہادت القرآن صفحہ ۵۷)

پس خلافت کے ذریعہ برکات رسالت کا زمانہ ممتد ہو جاتا ہے۔ چنانچہ دیکھ لو۔ محمدی نور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات کے ساتھ ختم نہیں ہو گیا۔ بلکہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ذریعہ اسکی مدت کو تین سال اور بڑھا دیا گیا۔ پھر حضرت ابو بکرؓ کی وفات کے بعد وہی نور خلافتِ عمرؓ کے طاقچہ کے اندر رکھ دیا گیا۔ اور سات سال اس کی مدت کو اور بڑھا دیا گیا۔ پھر حضرت عمرؓ کی وفات کے بعد وہی نور عثمانی طاقچہ میں رکھا گیا۔ اور تیرہ سال اسکی مدت اور بڑھا دی گئی پھر حضرت عثمانؓ کی وفات کے بعد وہی نور حضرت علیؓ کے طاقچہ میں رکھا گیا اور چھ سال اس نور کی مدت کو اور بڑھا دیا گیا۔ گویا پچیس تیس سال محمدی نور خلافت کے ذریعہ لمبا ہو گیا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد وہ نور جو آپ لائے تھے۔ وہ ختم نہیں ہوا بلکہ سیدنا نور الدینؓ کے طاقچہ میں رکھ کر اس کی میعاد کو چھ سال اور بڑھا دیا گیا۔ اور پھر آپکی وفات کے بعد وہ نور ختم نہیں ہوا۔ بلکہ ہمارے آقا و مطاع سیدنا محمود کے طاقچہ میں رکھ کر اس کی میعاد کو اور زیادہ بڑھا دیا گیا۔ جس پر ۲۷ سال کا عرصہ گذر چکا ہے اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس عرصہ کو اور بھی دراز فرمائے۔ پس خلافت برکاتِ رسالت کو وسیع کرتی اور اس کے انوار سے ایک لمبے عرصہ تک دنیا کو فیضیاب کرتی ہے۔ بلکہ اگر انسانی گناہ حائل نہ ہوں تو اس طرح قیامت تک نور نبوت باقی رہ سکتا ہے۔

(۶) تنظیم

خلافت کی چھٹی ضرورت یہ ہے کہ اس کے بغیر جماعتی تنظیم نہیں ہو سکتی۔ اور جماعتی تنظیم کے بغیر اللہ تعالےٰ کی نصرت حاصل نہیں ہو سکتی یہ امر ظاہر ہے کہ انبیاء کی بعثت سے پہلے تمام اقوام پراگندگی اور تشتت و تفرق کی زندگی بسر کر رہی ہوتی ہیں۔ نہ اُن کا کوئی واجب الاطاعت لیڈر ہوتا ہے۔ نہ اُنمیں تنظیم ہوتی ہے۔ نہ ان میں وحدت ہوتی ہے۔ وہ بالکل ان بھیڑوں کی طرح ہوتے ہیں۔ جو پراگندہ حالت میں جنگل میں پھر رہی ہوں۔ ایسی حالت میں نبی آکر ان کو منظم کرتا ان کے شیرازہ کو مضبوط کرتا۔ اور ان کی طاقتوں کو ایک مرکز پر لاتا ہے۔ اور انہیں بنیان مرصوص بنا دیتا ہے۔ اب اگر نبی کی وفات کے بعد جماعت بغیر کسی راہبر اور راہنما کے چھوڑ دی جائے۔ تو لازماً پہلی سی پراگندگی اور عدم تنظیم ان میں پیدا ہو جائے۔ اور نبی کی تمام کوششیں اکارت چلی جائیں۔ اس لئے ضروری ہوتا ہے کہ نبی کی وفات کے بعد خلافت کا سلسلہ قائم ہو۔ تا قومی تنظیم قائم رہے۔ اور مسلمان ایک مرکز اور ایک ہاتھ پر جمع رہیں۔ اور قومی ترقی درحقیقت تنظیم وحدت اور مرکزیت کے بغیر ہو بھی نہیں سکتی۔ آج مسلمان کروڑوں کی تعداد میں ہیں۔ مگر چونکہ وہ کسی ایک ہاتھ پر جمع نہیں کوئی ان کا مرکز نہیں۔ کوئی ان میں تنظیم نہیں۔ اس لئے وہ کروڑوں ہو کر بھی بے حقیقت ہیں۔ لیکن ہماری جماعت خدا تعالےٰ کے فضل سے ان سے ہزاروں گنا کم ہونے کے باوجود زیادہ طاقت رکھتی ہے کیونکہ گو ہماری جماعت کے افراد کم ہیں مگر چونکہ ایک ہاتھ پر جمع ہیں۔ اور ایک آواز پر وہ اپنی ہر حرکت اور سکون رکھتے ہیں۔ اسلئے دشمن پر ہماری طاقت کا غیر معمولی اثر ہے پس نبی کی وفات کے بعد تنظیم قومی کے قیام کیلئے خلافت ایک ضروری چیز ہوتی ہے۔

(۷) قومی غلبہ اور نصرت

خلافت کی ضرورت اس آیت سے بھی واضح ہے۔ وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا۔ یعنی اللہ تعالےٰ کا ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور اعمال صالحہ بجا لائے۔ وعدہ ہے کہ وہ انہیں ویسا ہی خلیفہ بنائیگا جیسے اس نے پہلے لوگوں کو بنایا۔ ان کے ذریعہ دین کو تمکین حاصل ہوگی۔ اور خوف کو امن سے بدل دیا جائیگا۔ اس آیت سے ظاہر ہے کہ (۱) یہ ایک وعدہ ہے۔ (۲) وعدہ امت سے ہے جبتک وہ ایمان اور عمل صالح پر کاربند رہے (۳) یہ وعدہ کیوں کیا گیا ہے۔ اسلئے کہ مسلمان وہی انعام پائیں جو پہلی قوموں نے پائے تھے۔ پھر اسلئے وعدہ کیا گیا ہے تا دین کو تمکین حاصل ہو۔ اور اسلئے وعدہ کیا گیا ہے تا خوف کو امن سے بدلا جائے۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ خلافت کے بغیر اللہ تعالیٰ کی نصرت حاصل نہیں ہو سکتی اور نہ قوم کو غلبہ حاصل ہو سکتا ہے اللہ تعالےٰ کی نصرت اور غلبہ کا اس طرح پتہ چلتا ہے کہ فرماتا ہے لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم۔ یعنی خدا انکو اسی طرح خلیفہ بنائیگا جس طرح پہلوں کو خلیفہ بنایا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ سے پہلی خلافتیں یا تو خلافتِ نبوت تھیں جیسے آدم کی خلافت کہ فرمایا۔ انی جاعلٌ فی الارض خلیفہ۔ اور یا خلافتِ حکومت تھیں جیسے فرمایا۔ واذکروا اذ جعلکم خلفاء من بعد قوم نوح (الاعراف ع ۹) پس جب خدا نے یہ فرمایا کہ کما استخلف الذین من قبلھم تو اس سے معلوم ہوا کہ پہلی خلافتوں والی برکات مسلمانوں کو بھی ملیں گی۔ اور پہلے انبیاء اور ان کی جماعتوں سے جو سلوک ہوا وہ ان سے بھی ہوگا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ خلافت ہی ایک ایسی چیز ہے جسکے ذریعہ اللہ تعالیٰ جماعتوں کی اسی طرح مدد کرتا ہے جس طرح پہلے انبیاء کے زمانہ میں ان کی مدد کرتا رہا۔ اور خلافت ہی ایک ایسی چیز ہے جسکے ذریعہ جماعت کو غلبہ عطا ہوتا ہے۔ اس مفہوم کو اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں بھی بیان فرمایا ہے کہ الآ ان حزب اللّٰہ ھم الغالبون یعنی سنو! اللہ تعالیٰ کا حزب ہی غالب آیا کرتا ہے۔ دوسری جگہ فرماتا ہے ان جندنا لھم الغالبون۔ ہمارا لشکر ہی غالب آیا کرتا ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ حزب بغیر سرگروہ کے اور لشکر بغیر کمانڈر انچیف کے نہیں ہو سکتا۔ مطلب یہ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جماعتوں کو غلبہ اسی وقت ملتا ہے جب وہ جند اور حزب کی شکل میں ہوں۔ اور ان کا ایک لیڈر ہو۔ پس اعداء پر غلبہ حاصل کرنے اور اللہ تعالیٰ کی نصرت حاصل کرنے کی کلید درحقیقت خلافت ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو قوم کو نہ اللہ تعالیٰ کی نصرت حاصل ہوتی ہے اور نہ اسے اعداء پر غلبہ حاصل ہوتا ہے۔ مسلمانوں کی مثال واضح ہے ان میں بڑے بڑے مدبر ہیں۔ اُن میں بڑے بڑے متمول اور ذی ثروت لوگ ہیں۔ انہوں نے ترقی کی تدابیر نکالنے میں بھی کمی نہیں کی۔ کبھی تحریک خلافت شروع کی۔ تو کبھی تحریک عدم تعاون۔ کبھی تحریک ہجرت کی۔ تو کبھی تحریک احرار اور تحریک شہید گنج۔ مگر ہر تحریک میں انہیں ناکامی ہوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ نے جس کام میں بھی بحیثیت جماعت ہاتھ ڈالا۔ خدا کی نصرت اور مدد شامل حال ہوئی۔ اور اعداء پر ہماری جماعت کو غلبہ حاصل ہؤا۔ یہاں تک کہ مولوی ظفر علی صاحب جیسے دشمن احمدیت کو بھی یہ اقرار کرنا پڑا کہ احمدیت ایک تناور درخت کی صورت اختیار کر چکی ہے۔

پس خلافت کی ساتویں ضرورت یہ ہے۔ کہ اس کے بغیر نہ تو اللہ تعالےٰ کی نصرت جماعت کو حاصل ہوتی ہے۔ اور نہ اعداء پر غلبہ میسر آتا ہے۔

(۸) تمکین دین

خلافت کی ایک اور ضرورت آیت استخلاف میں اللہ تعالےٰ نے یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ خلافت کے بغیر تمکین دین نہیں ہوسکتی۔ تمکین دین کے ایک معنے تو یہ ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کے انبیاء وجود دین لاتے ہیں۔ خلفاء اس کی مضبوطی کا باعث بنتے ہیں۔ اگر خلافت کا وجود نہ ہو۔ تو دین کی جڑیں مضبوط نہ ہوسکیں۔ پھر تمکین دین کے یہ معنے بھی ہیں۔ کہ نبی کے لائے ہوئے دین میں اگر منافقین یا فتنہ پرداز مخالفین کوئی رخنہ ڈالنا چاہیں۔ تو خلافت ان فتنوں کا سدّباب کرتی ہے۔ اور دین کو اپنی صحیح بنیادوں پر قائم کرتی ہے۔ چنانچہ دیکھ لو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد ایک فتنہ اٹھا جو درحقیقت بہت بڑا فتنہ تھا۔ کہ بعض اکابر نے یہ کہنا شروع کر دیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی نہیں تھے۔ یہ فتنہ اگر دور ہؤا۔ تو خلافت کے ذریعہ۔ اسی طرح یہ فتنہ اٹھا۔ کہ جماعت میں خلافت نہیں ہونی چاہیئے۔ یہ فتنہ بھی دُور ہؤا۔ تو خلافت کے ذریعہ۔ اسی طرح یہ فتنہ اٹھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہ ماننے والے کافر نہیں۔ یہ بھی دُور ہؤا۔ تو خلافت کے ذریعہ۔ پھر یہ فتنہ اٹھا۔ کہ بعض لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ خلیفہ معزول ہوسکتا ہے۔ یہ فتنہ بھی اگر دُور ہؤا۔ تو خلافت کے ذریعہ۔ پھر اسلامی اقتصادیات، سیاسیات، معاشریات وغیرہ پر ہم نے خلافت کے دور میں جو تمکین دین دیکھی ہے۔ کیا یہ خلافت کے بغیر حاصل ہوسکتی ہے؟ پھر کیا قرآن کریم کے وہ وسیع علوم جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ذریعہ ہمیں معلوم ہو رہے ہیں۔ کیا یہ خلافت کے بغیر حاصل ہوسکتے تھے۔ یہی تمکین دین ہے۔ جو خلافت کی ضرورت کو ثابت کرتی ہے۔ اگر خلافت نہ ہو تو دین کی جڑیں مضبوط نہ ہوں۔ اور مختلف قسم کے فتنے قوم کو متزلزل کر دیں۔

(۹) ردّ خوف

خلافت کی نویں ضرورت یہ ہے۔ کہ ولیبدلنّھم من بعد خوفھم امنًا کے مطابق ردّ خوف خلافت کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ یہ ردّ خوف دو قسم کا ہوتا ہے۔ اوّل اس وقت خوف پیدا ہوتا ہے۔ جب نبی یا اس کا کوئی خلیفہ فوت ہوجاتا ہے وہ وقت قوم کے لئے سخت نازک ہوتا ہے۔ اور ہر طرف سے سلسلہ خطرہ میں پڑ جاتا ہے۔ بیرونی دشمن بھی سمجھتے ہیں کہ حملے کا یہی وقت ہے۔ اور اندرونی منافق بھی خیال کرتے ہیں۔ کہ جماعت کو تباہ کرنیکا یہی موقعہ ہے۔ ایسی حالت میں خلافت کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے قوم کے خوف کو دُور کیا اور اس کے دلوں کو سکینت اور اطمینان بخشتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔ "جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہوجاتا ہے۔ اور دشمن زور پر آجاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا۔ اور یقین کر لیتے ہیں۔ کہ اب یہ جماعت نابود ہوجائیگی۔ اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں۔ اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں۔ اور کئی بد قسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالےٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو آخیر تک صبر کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ کے اس معجزے کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے وقت میں ہؤا۔" (الوصیة) ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:۔ "جب کوئی رسول یا مشیخ وفات پاتے ہیں۔ تو دنیا پر ایک زلزلہ آجاتا ہے۔ اور وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے۔ مگر خدا کسی خلیفہ کے ذریعہ اسکو مٹاتا ہے۔ اور پھر گویا اس امر کی ازسرنو اس خلیفہ کے ذریعہ اصلاح و استحکام ہوتا ہے۔" (الحکم ۱۴ اپریل ۱۹۰۸ء)

پس نبی یا اس کے کسی خلیفہ کی وفات کے بعد جب قوم پر ایک نازک دور آتا ہے۔ اسوقت ردّ خوف اور قیام امن کے لئے خلافت ہی بہترین چیز ثابت ہوتی ہے۔ دوم خلافت کے ذریعہ ردّ خوف اسطرح بھی ہوتا ہے۔ کہ قوموں کے ارتقاء کے رستہ میں ہمیشہ بڑے بڑے طوفان اٹھا کرتے ہیں۔ بڑے بڑے مخالف نبیوں کی جماعت کو ناپید کرنے کے لئے سرتوڑ کوششیں کرتے ہیں۔ ایسی حالت میں خلافت ہی جماعت کے لئے ایک قلعہ کا کام دیتی ہے۔ اور اسکی وجہ سے جماعت بیرونی اور اندرونی خطرات سے محفوظ رہتی ہے۔ احرار کے فتنہ پر ہی غور کر کے دیکھ لیں۔ حکومت کے بعض افسر بھی ہماری جماعت کے خلاف تھے۔ ایسے نازک ایام میں اللہ تعالےٰ نے خلافت کے ذریعہ ہی جماعت کے خوف کو دُور کیا۔ اور اسے پہلے سے بھی زیادہ استحکام بخشا۔ پس خلافت ردّ خوف کے لئے ایک ضروری چیز ہے۔

(۱۰) اسوۂ حسنہ

خلافت کی دسویں ضرورت یہ ہے۔ کہ ہر انسان طبعی طور پر نمونہ کا محتاج ہوتا ہے اور وہ چاہتا ہے۔ کہ اس کے سامنے صرف شرعی احکام ہی نہ ہوں۔ بلکہ کوئی ایسا وجود بھی ہو جس کے اعمال و اقوال اس کے لئے میزان کا حکم رکھتے ہوں۔ اور جس کے اخلاق و عادات اور کردار و افعال کے آئینہ میں وہ اپنے نقائص کی اصلاح کر سکے۔ یہ اسوہ اور نمونہ اول درجہ پر اللہ تعالےٰ کے انبیاء ہوتے ہیں۔ جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ ولکم فی رسول اللہ اسوة حسنة۔ یہ رسول تمہارے لئے اسوہ حسنہ ہے۔ مگر جب وہ وفات پا جاتے ہیں۔ تو طبعی طور پر ہر مومن اس امر کا متلاشی ہوتا ہے۔ کہ کوئی اور ایسا وجود ہو جو اسکے لئے نمونہ کا کام دے۔ اب اگر اس امر کا فیصلہ ہر شخص کی مرضی پر رکھ دیا جاتا۔ کہ وہ جسے چاہے نمونہ فرض کرلے تو ممکن تھا کہ بعض لوگ غلط قدم اٹھا لیتے۔ اور وہ ایسے شخص کو نمونہ تصور کر لیتے جو صحیح معنوں میں نمونہ نہ ہوتا۔ اسلئے اللہ تعالےٰ نبوت کے بعد خلافت کو خود قائم کرتا ہے۔ اور اس شخص کو خلیفہ بناتا ہے۔ جو اس کی نظر میں صحیح معنوں میں لوگوں کے لئے اسوہ اور نمونہ ہو اسی وجہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المھدیین کہ اے میری امت کے لوگو! تم میری سنت پر چلو۔ اور میرے بعد میرے خلفاء راشدین کی سنت پر چلو۔ جو دنیا کو ہدایت دینے والے ہونگے۔ پھر صرف اسوۂ حسنہ کا ہی سوال نہیں۔ بلکہ مومن یہ بھی چاہتے ہیں کہ جس طرح اللہ تعالےٰ کا نبی خدا تعالےٰ کے تازہ بتازہ نشانات کا حامل ہوتا ہے جسطرح وہ شریعت کے احکام سکھاتا ہے جسطرح وہ اعمال کی حکمتوں کو بیان کرتا ہے۔ اور جسطرح وہ تزکیہ نفوس کرتا ہے اسی طرح اس کی وفات کے بعد بھی یہ کام جاری رہیں۔ کیونکہ ان کاموں کے بغیر روحانیت زندہ نہیں رہ سکتی۔ اور اگر کسی قوم میں روحانیت ہی نہ رہے۔ تو اس نے ترقی کیا کرنی ہے۔ پس "تلاوت آیات، تعلیم الکتاب، تعلیم الحکمة اور تزکیۂ نفوس کیلئے بھی بعض مطہر وجودوں کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ مطہر وجود خلفاء ہی ہوتے ہیں۔ چنانچہ دیکھ لو۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کی وفات کے بعد ہمیں جو پاک خلفاء عطا فرمائے۔ انہوں نے ہمیں آیاتِ الٰہیہ سے آگاہ کیا۔ انہوں نے ہمیں قرآن کریم کے ہزاروں معارف سے بہرور کیا۔ انہوں نے ہمیں شریعت کے احکام کی باریک در باریک حکمتوں سے روشناس کیا۔ اور پھر اپنی دعاؤں اور اپنی روحانی توجہ سے ہمارا تزکیہ نفس بھی کیا۔ پس یہ خدا تعالےٰ کا کتنا بڑا احسان ہے۔ جو ہماری جماعت کے شامل حال ہے۔ کہ اس نے ہمیں خلافت کے ذریعہ نبوت کے فیضان سے مستفیض کیا۔ اور بالفاظ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام انزال رحمت کے اس طریق سے ہمیں مفتخر فرمایا۔ جو "ارسال مرسلین ونبیین و آئمہ و اولیاء و خلفاء" کی صورت میں ہوتا ہے۔ تاکہ خلافت کی اقتداء و ہدایت سے ہم لوگ راہ راست پر رہیں۔ اور "ان کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں۔" (تذکرہ صفحہ ۱۶۸)

پس خلافت ایک نہایت ہی قیمتی چیز ہے یہ وہ قلعہ ہے جس کے اندر رہنے والی فوج پر کوئی دشمن حملہ نہیں کرسکتا۔ اور یہ وہ تعویذ ہے جس کی موجودگی میں قوم ہر قسم کی تباہیوں اور بلاکتوں سے محفوظ رہتی ہے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ ہمیں خلافت کی اہمیت سمجھنے کی توفیق دے اور ہماری جماعت کو ان برکات سے متمتع فرمائے جو خلافت کے ساتھ اس نے وابستہ کر رکھی ہیں۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

167

صرف آپکی خاطر ہی

ایک روپیہ کی چیز آٹھ آنے میں

ایک روپیہ کی چیز آٹھ آنے میں

جو دوست اپنے خطوط ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ نومبر ۱۹۴۱ء کو ڈاکخانہ میں پوسٹ کریں گے۔ یا دستی خریدیں گے۔ انہیں یہ حسب ذیل ادویہ نصف قیمت پر ملیں گی۔ صرف دوستوں کی خاطر ہی ایسا کیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ ادویہ سردیوں کے عوارض مثلاً بخار۔ انفلوانزا۔ زکام۔ نزلہ۔ کھانسی عام کمزوری وغیرہ کیلئے تیر بہدف ہیں۔ اگر کارخانہ کو اپنا فائدہ مدنظر ہوتا۔ تو اپنی دیگر ادویہ جو چودہ پندرہ کی تعداد میں ہیں انمیں بھی رعایت دیتا۔

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے جسنے ایک دفعہ استعمال کی وہ ہمیشہ کا گرویدہ ہو گیا

اگر آپ کی طبیعت پژمردہ۔ چہرہ زرد۔ سر یا کمر میں درد۔ حافظہ کمزور کسی کام پر دل نہ لگتا۔ چلتے وقت دم چڑھ جاتا۔ پنڈلیوں میں درد سی محسوس ہوتی۔ ہاتھ پاؤں پھولتے ہوں۔ قوت رجولیت جواب دے چکی ہو۔ تو آپ آج سے ہی اکسیر البدن رجسٹرڈ کا استعمال شروع کردیں۔ یہ دوا کیا ہے۔ گویا طبی دنیا میں ایک حیرت انگیز ایجاد ہے۔ نامرد کو مرد اور مرد کو جوانمرد بنانا اسی دوا پر ختم ہے۔ دل و دماغ کو قوی بنانے۔ ناگہانی بیماریوں سے محفوظ رکھنے بھوک کے کھولنے حافظہ کو تیز کرنے۔ رنگ کو نکھارنے۔ پٹھوں کو مضبوط بنانے اور قبل از وقت بالوں کو سفید ہونے سے بچانے۔ طبیعت میں خوشی و نشاط پیدا کرنے۔ اعضا رئیسہ و شریفہ کی زائل شدہ قوت کو بحال رکھنے اگری ہوئی جوانی کے قیام اور ضعیفی کی حفاظت۔ چہرہ کو شگفتہ۔ دماغ کو روشن۔ جسم کو چست و چالاک بنانے گذشتہ امنگوں اور زائل شدہ آرزوؤں کو واپس لانے اور جوہر حیات جس کے بغیر زندگی وبال ہے۔ کو خاص ترقی دینے کے لئے یہ اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ یہ دوا کیا ہے؟ گویا حیات انسانی کے لئے ایک نادر اور نایاب تحفہ ہے۔ دل میں نئی امنگ۔ اعضا میں نئی ترنگ اور دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا اسی پر ختم ہے۔ مختصر یہ کہ ہر قسم کی بدنی و دماغی کمزوری کے لئے اکسیر ہے۔ علاوہ ان فوائد کے اس کا استعمال ملیریا بخار سے بھی محفوظ رکھتا ہے۔ اور اس سے پیدا شدہ کمزوری کو دور کر کے تنومند بناتا ہے۔ اس کا استعمال نزلہ زکام۔ کھانسی اور انفلوانزا کے لئے بھی بہت مفید ہے۔ شروع سردیوں میں اس کا استعمال گویا سردیوں کے عوارض پر کامل فتح پانے کے مصداق ہے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے رعایتی قیمت دو روپے آٹھ آنے۔ محصولڈاک علاوہ

ڈاکٹر صاحب کی رائے

جناب ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب ایس۔ اے۔ ایس آئی۔ ایم۔ ڈی۔ انڈین ملٹری ہسپتال کلکتہ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میرے ایک دوست نے میری سفارش پر آپ کی ایجاد کردہ دوا اکسیر البدن کا استعمال کیا۔ اور انہیں اس اکسیر سے بے حد فائدہ ہوا ہے۔ جس کے لئے میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ لہذا براہ کرم ایک شیشی اور بذریعہ وی۔ پی جلد ارسال کر کے مشکور فرمائیں۔

اکسیر البدن کے گوناگوں اور عجیب در عجیب فوائد سے میری زبان قاصر ہے

جناب شیخ بدر الدین صاحب ہزاری زمیندار ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ کلک لکھتے ہیں۔ کہ میں ایک سن رسیدہ شخص ہوں۔ مگر اکسیر البدن کی ایک ماہ کی خوراک سے صحت دوچند ہو گئی ہے۔ اور اس اکسیر کی گوناگوں اور عجیب در عجیب فوائد کی تعریف سے میری زبان قاصر ہے۔ براہ کرم ایک ماہ کی خوراک اور ارسال فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں۔

اکسیر اکبر یعنی شہنشاہ مقویات جس کا اثر مستقل ہے

یہ سونے کے کشتہ۔ کستوری۔ عنبر۔ یوہمینی وغیرہ بیش بہا قیمتی اجزا کا بہترین مرکب ہے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت بیس روپے۔ رعایتی دس روپے محصولڈاک علاوہ ضعف دل۔ ضعف دماغ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف ہاضمہ۔ ضعف بصر۔ قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا دل کی دھڑکن۔ سر کا چکرانا۔ آنکھوں میں اندھیرا آنا۔ سستی۔ اداسی۔ غرضیکہ جملہ کمزوریوں کے لئے تیر بہدف فرحت اور تازگی بخشنے۔ دل میں نئی امنگ۔ اعضا میں نئی ترنگ۔ دماغ میں نئی جولانی۔ کمزور کو زورآور اور زورآور کو شہ زور۔ نامرد کو مرد اور مرد کو جوانمرد بنانے کے لئے یہ اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ اور جو اپنا مستقل اثر رکھتی ہے۔ جس کی خوبیوں کے اور تو اور

تجربہ کار ڈاکٹر بھی گیت گا رہے ہیں

چنانچہ ڈاکٹر شیر محمد صاحب عباسی اسسٹنٹ سرجن فورٹ لاکھارٹ ضلع کوہاٹ سے تحریر فرماتے ہیں کہ:۔ کہ "اکسیر اکبر کی ایک ماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی۔ ایک مریض کو جسکی عمر پینتالیس سال سے متجاوز ہو چکی تھی۔ اور جس کو کمزوری تقریباً عرصہ پچیس سال سے تھی استعمال کرائی گئی۔ استعمال کے بعد حیرت انگیز تبدیلی اسکے جسم میں رونما ہوئی۔ جو سینکڑوں مقوی ادویہ کے کھانے سے بھی آج تک نہ ہوئی تھی۔ یعنی اکسیر اکبر کے استعمال سے اسکی صحت ایسی ہو گئی۔ جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی چڑھتی جوانی کا عالم ہوتا ہے۔

جناب خانصاحب محمد روشن خان صاحب انسپکٹر پولیس

دیناج پور سے تحریر فرماتے ہیں کہ "میرے پاس وہ الفاظ نہیں جن سے میں آپکا شکریہ ادا کروں۔ آپکی مرسلہ اکسیر اکبر کے ذریعہ خداوند کریم نے مجھے دوبارہ زندگی عطا فرمائی۔ الحمد للہ۔ اب کامل صحت ہے۔ اور اکسیر اکبر کے استعمال سے طاقت بدنی اپنی اصلی حالت پر آگئی ہے۔ میں آپکا بہت بہت شکرگذار ہوں"

ساٹھ سالہ عمر میں بے حد فائدہ ہوا

جناب مولانا عبد الحمید خاں صاحب پنشنر سررشتہ دار جے پور ضلع کٹک سے لکھتے ہیں۔ کہ "میری عمر اس وقت قریباً ساٹھ سال کی ہے۔ پچھلے دنوں میں نے آپ سے ایک شیشی اکسیر اکبر نامی کی منگوائی تھی۔ استعمال کی۔ بیحد فائدہ ہوا۔ بلاشبہ یہ بہت ہی مقوی دوا ہے۔ براہ کرم بواپسی ڈاک ایک شیشی اور اکسیر اکبر کی معہ ایک شیشی اکسیر البدن و اکسیر معدہ بذریعہ وی۔ پی بھیج کر شکریہ کا موقعہ دیجیئے"

طلائے بے نظیر

صرف چند روز استعمال کرنے قدرت خدا کا تماشا دیکھئے یہ اپنے حیرت انگیز فوائد اور زود اثری کے لئے اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ شکایات مخصوصہ۔ رگوں کا پھولنا۔ اعصابی کمزوری جملہ شکایات داخلی و خارجی کا ایک ہی علاج ہے۔ اگر اسکی قیمت دس روپے تولہ بھی رکھی جاتی۔ تو بھی سستا تھا۔ مگر پبلک کے فائدہ اور اپنی چیز کی شہرت کے لئے فی الحال اسکی قیمت بہت کم رکھی گئی ہے۔ یعنی ایک تولہ کی قیمت دو روپے آٹھ آنے رعایتی قیمت ایک روپیہ چار آنے محصولڈاک علاوہ

پھول بغیر کانٹا

اس کے فوائد بھی وہی ہیں۔ جو طلائے بے نظیر کے ہیں۔ ہاں اسمیں یہ خوبی ہے۔ کہ باندھنے وغیرہ کی ضرورت نہیں۔ قیمت فی تولہ تین روپے۔ رعایتی ایک روپیہ آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ اگر طلائے بینظیر یا پھول بغیر کانٹا کے ہمراہ اکسیر البدن یا اکسیر اکبر یا رفیق زندگی کا بھی استعمال ہو۔ تو پھر کیا کہنے۔ سونے پر سہاگہ ہے۔

اکسیر ذیابیطس

ذیابیطس ایک بہت ہی خطرناک بیماری ہے۔ یہ اندر ہی اندر انسان کو کھوکھلا بنا دیتی ہے۔ اور حقیقی معنوں میں انسان زندہ درگور ہو جاتا ہے۔ لگاتار سالہاسال کے تجربہ کے بعد ایک مجرب نسخہ ہاتھ آگیا ہے۔ جو حقیقی معنوں میں اس مرض کیلئے اکسیر اور تیر بہدف ہے۔ اسکے اجزا نایاب اور بہت ہی قیمتی ہیں۔ اسکے پورے کورس کی اصل قیمت تو بیس روپے ہے۔ مگر رعایتی دس روپے۔ اسکے استعمال کرنے سے پہلے آپ اپنے پیشاب کو ٹیسٹ کرائیں۔ اور پھر دوا کے ختم کرنے کے بعد اگر پیشاب میں شوگر رہ جائے۔ تو حلفیہ شہادت پر بغیر کسی قسم کی حیل و حجت کے قیمت واپس کردی جائے گی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا تسلی ہو سکتی ہے۔ اسکے اجزا نایاب اور بہت قیمتی ہیں اسلیئے فی الحال یہ بہت ہی تھوڑی مقدار میں تیار کی گئی ہے۔ جن کے آرڈر پہلے آئیں گے۔ انہیں ترجیح رہے گی۔

رفیق زندگی

عام طور پر مقوی ادویہ گرم ہوتی ہیں۔ اور گرم مزاج والوں کو بعض اوقات ان کا استعمال مضر بھی بیٹھتا ہے۔ لہذا ایسی طبائع والوں کے لئے ایسی چیز کی ضرورت تھی۔ کہ جو مقوی بھی ہو۔ اور پھر معتدل بھی۔ سو مبارک ہو۔ کہ آخر وہ چیز بھی تیار ہو گئی اس کا نام "رفیق زندگی" ہے۔ یہ ایک نادر تحفہ ہے۔ مفرح دل اور مقوی دماغ جس سے جوہر حیات کو خاص ترقی ہوتی ہے۔ بیماری یا کثرت کار یا کسی اور وجہ سے جن کے چہرے زرد۔ بے رونق اور پژمردہ ہو چکے ہوں۔ دل ہر وقت دھڑکتا۔ سر چکراتا۔ آنکھوں میں اندھیرا آتا۔ اٹھتے وقت ستارے سے دکھائی دیتے ہیں۔ بے چینی۔ گھبراہٹ۔ سستی۔ اداسی چھائی رہتی ہو۔ ذرا سے کام سے دل اکتا جاتا ہو۔ جسم میں سخت کمزوری ہو۔ ان کے لئے یہ جادو اثر دوا نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اس دوا کا استعمال ایک سال کیلئے کسی دوسری مقوی دوا سے آپ کو بے نیاز کر دیگا۔ قیمت فی شیشی پانچ روپے رعایتی دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ

اکسیر دمہ

اگرچہ بیماری تو ہر ایک ہی تکلیف دہ ہوتی ہے۔ مگر مرض دمہ سے تو خدا کی پناہ۔ کیونکہ یہ ایسا نامراد مرض ہے۔ کہ اسکی وجہ سے نہ اٹھتے نہ بیٹھتے نہ سوتے نہ جاگتے۔ نہ پھرتے حتیٰ کہ انسان کو کسی پہلو پر بھی چین نہیں آتا۔ پھر اس ظالم مرض کے متعلق عام طور پر یہ مشہور ہے۔ کہ دمہ دم کے ساتھ جاتا ہے۔ خداوند تعالیٰ ہر فرد کو اس موذی مرض سے بچائے۔ ہم نے سالہاسال کی محنت اور وسیع تجربہ کے بعد اکسیر دمہ نامی دوا تیار کی ہے۔ جو زیادہ سے زیادہ دو ہفتہ میں خدا کے کرم سے اس ظالم مرض سے چھٹکارا کرا دیتی ہے۔ قیمت تین روپے رعایتی ایک روپیہ آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ

اب میں پوری طرح ہشاش بشاش ہوں

جناب ملک شیر محمد خاں صاحب کوٹ رحمت خاں تحریر فرماتے ہیں کہ "سالہاسال سے لاعلاج مرض تھا۔ آپ سے اکسیر دمہ نامی دوا لایا تھا۔ استعمال کی حیران ہوتا ہوں۔ کہ یہ نسخہ آپنے کہاں سے حاصل کیا۔ اگر میں پورا پورا بیان کروں۔ تو انشاء اللہ فلک بھی سربسجود ہو جائے۔ اسکی بینظیر خوبیاں صرف استعمال سے ہی تعلق رکھتی ہیں۔ آپکی ادویہ سے بجھتی ہوئی شمع بھی بفضل خدا پوری طاقت سے منور ہو جاتی ہے۔ آپکی محنت اور سعی پر بے ساختہ جزاک اللہ احسن الجزاء کے الفاظ نکلتے ہیں۔ اکسیر دمہ سے میری سب تکلیف دور ہو گئی ہے۔ اب میں پوری صحت کے ساتھ ہشاش بشاش ہوں"

تریاق مرض مخصوصہ

اسکی پہلی خوراک سے ہی درد۔ جلن اور سوزش دور ہو کر ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے۔ اور مریض جملہ شکایات سے نجات پا کر راحت محسوس کرتا ہے۔ دنیا مان گئی ہے۔ کہ یہ تریاق اس مرض کے لئے بہترین اور سریع الاثر دوا ہے۔ قیمت سالم شیشی پانچ روپے۔ رعایتی دو روپے آٹھ آنے علاوہ محصولڈاک۔

موتی سرمہ رجسٹرڈ:۔ جو جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت دو روپے آٹھ آنے فی تولہ علاوہ محصولڈاک۔

ملنے کا پتہ۔ منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

تریاق اعظم:۔ جو دو سو بیماریوں کا ایک ہی علاج ہے۔ اسکی موجودگی حکیموں اور ڈاکٹروں سے آپ کو بے نیاز کر دیگی۔ قیمت فی شیشی دو روپے چار آنے محصولڈاک علاوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفقرہ ۲۱ نومبر۔ ٹرکش ریڈیو کا بیان ہے۔ کہ امریکن وزیر بحر نے اعلان کیا ہے کہ جنگ کو امریکہ کے ۱۲۵ مسلح تجارتی جہاز سامان جنگ لے کر جنگی رقبوں کی طرف جائینگے

لنڈن ۲۰ نومبر۔ آج شام جاپان پارلیمنٹ کا اجلاس ختم ہوگیا۔ اس میں بارہ جنگی قوانین پاس کئے گئے ہیں۔ وزیر اعظم نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ہم اس وقت جنگ اور امن کے چوراہے پر کھڑے ہیں۔ ہمارے شہروں پر بمباری کا سخت خطرہ ہے۔

واشنگٹن ۲۰ نومبر۔ برطانوی مزدور مہیلا کے لیڈر نے ذاتی طور پر مسٹر روز ویلٹ کی تجاویز کو رد کر دیا ہے۔ باضابطہ جواب پالیسی کمیٹی کے اجلاس میں دیا جائے گا۔

لنڈن ۲۰ نومبر۔ وزیر ہند نے کل مانچسٹر میں تقریر کرتے ہوئے ہندوستان کے متعلق جو کچھ کہا۔ مشہور اخبار ڈیلی ہیرلڈ نے لکھا ہے۔ کہ وہ سرتاپا مایوس کن الفاظ کا پلندہ ہے۔ اور مسٹر امیری نے چبائے ہوئے نوالوں کو چبانے کی کوشش کی ہے۔ حکومت برطانیہ ہندوستانیوں پر الزام عائد کر کے اپنا دامن نہیں بچا سکتی۔

دہلی ۲۰ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ نئے سال کے آغاز میں لارڈ لنلتھگو وائسرائے ہند چار ماہ کی رخصت پر جا رہے ہیں۔ ان کی جگہ بمبئی کے موجودہ گورنر سر راجر لملے قائمقامی کریں گے۔

الفقرہ ۲۱ نومبر۔ جرمن پریس چیف ترکی گورنمنٹ سے ایک معاہدہ کرنے میں کامیاب ہوگیا ہے۔ جس کے مطابق اب جرمن نامہ نگاروں کو انقرہ ریڈیو پر خاص براڈ کاسٹ کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ اور ترکی کی سرکاری نیوز ایجنسی کا خاص نامہ نگار مشرقی محاذ پر بھیجا گیا ہے۔

واشنگٹن ۲۰ نومبر۔ اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ جرمنی کو شکست دینے کے لئے برطانیہ کو پچاس ہزار ٹینکوں کی ضرورت ہے۔ درمیانہ سائز کے ایک ٹینک پر پونے دو لاکھ اور چھوٹے ٹینک پر سوا لاکھ روپیہ صرف ہوتا ہے۔

برلن ۲۰ نومبر۔ نازی ریڈیو کا بیان ہے۔ کہ انہیں گذشتہ دس ماہ سے

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

مسٹر بوس کی سرگرمیوں کا علم ہے۔ حتّٰی کہ یہ بھی پتہ ہے کہ وہ ہندوستان سے فرار کس طرح ہوئے۔

واشنگٹن ۲۱ نومبر۔ امریکن گورنمنٹ نے وشی گورنمنٹ کو مطلع کیا ہے کہ چونکہ فرانس اب جرمنی سے بہت زیادہ میل جول پیدا کر رہا ہے۔ اس لئے وہ اس کے ساتھ اپنے سفارتی تعلقات از سر نو ترتیب دینے پر مجبور ہے۔ اسی سلسلہ میں امریکن سفیر نے مارشل پٹیان سے ملاقات کی۔ اگر امریکہ مطمئن نہ ہو سکا۔ تو فرانس کی مشکلات بہت بڑھ جائیں گی۔ کیونکہ اسے سامان خورد و نوش ملنا بند ہو جائیگا۔ امریکن ایوان نمائندگان میں پیش ہونے کے لئے ایک ریزولیشن کا نوٹس دیا گیا ہے۔ جسکا مفاد یہ ہے کہ امریکن گورنمنٹ نیشنل فریج گورنمنٹ (جنرل ڈیگال) کو تسلیم کرے۔

لنڈن ۲۰ نومبر۔ لیبیا میں نئے حملہ کے متعلق مسٹر چرچل نے پارلیمنٹ میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ برطانی فوجوں کا مقصد اس علاقہ پر قبضہ کرنا نہیں۔ بلکہ شمالی افریقہ کی محوری طاقت کی تباہی ہے۔ برطانی بیڑہ بھی ساحلی علاقہ پر زبردست بمباری کر رہا ہے۔ گذشتہ ۲۴ گھنٹہ میں دشمن کے چار سپلائی جہاز بحیرہ روم میں غرق کر دیئے گئے۔ مسٹر چرچل نے کہا۔ ہم گذشتہ پانچ ماہ سے اس کے لئے تیاری کرتے رہے ہیں۔ اس حملہ کے اہم نتائج چند روز میں ظاہر ہونگے۔

لنڈن ۲۰ نومبر معلوم ہوا ہے۔ ٹرکش گورنمنٹ نے جرمنی کو سکندرونہ میں قونصل خانہ کھولنے کی اجازت دے دی ہے۔ یہ قونصل خانہ ایسی جگہ کھولا گیا ہے۔ جہاں سے برطانی جہازوں کی نقل و حرکت کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔ سکندرونہ شام کی سرحد پر ترکی کی وہ واحد بندرگاہ ہے۔ جس کے رستہ برطانی جہاز آجکل ترکی کے ساتھ تجارت کرتے ہیں۔

ملبورن ۲۰ نومبر۔ آسٹریلین کمانڈر انچیف نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ لیبیا میں ہماری پیشقدمی طبروق کے محصورین کو

آزاد کرا دیگی۔ اس کیلئے قطعی تجاویز تیار کی جا چکی ہیں۔ اگر یہ حملہ ناکام ہوا۔ تو ہماری بدقسمتی ہوگی۔

لنڈن ۲۱ نومبر۔ یہاں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ لیبیا میں ابھی کوئی بڑی لڑائی نہیں ہوئی۔ صرف فوجی چالیں چلی جا رہی ہیں۔ یا ایک دو معمولی جھڑپیں ہوئی ہیں۔ ہماری فوجیں اب طبروق سے صرف دس میل کے فاصلہ پر ہیں۔ ہمارے ہراول دستے حلفایہ اور سیدی عمر کے مورچوں کے بائیں بازو سے گھوم کر دشمن کے پیچھے جا پہنچے۔ اور اسے گھیرنے کی کوشش میں ہیں۔ یہ چال اب تک جرمن چلتے رہے ہیں ہماری پیدل فوج کے آگے امریکن ساخت کے ہلکے مگر تیز رو ٹینک ہیں۔ آج برلین اور روم ریڈیو سے صرف اتنا کہا گیا۔ کہ سرینیکا میں لڑائی ہو رہی ہے۔ پہلے تو مان لیا گیا تھا۔ کہ انگریزی فوجوں کو کامیابی ہو

رہی ہے۔ مگر بعد میں کہا گیا۔ کہ یہ کوئی بڑی جنگ نہیں۔ بلکہ معمولی ہے۔ امریکن اخباروں نے اس حملہ کو بہت اہمیت دی ہے۔ اور اس جنگ کی خبروں کو جلی عنوانوں سے شائع کیا ہے۔ ترک مبصرین کی رائے ہے کہ اس لڑائی میں برطانیہ کو کامیابی ہوگی۔

ماسکو ۲۱ نومبر آج تیسرے پہر کے روسی اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ گذشتہ شب سارے محاذ پر ہماری فوجوں نے دشمن کا مقابلہ کیا۔ جنوبی محاذ پر بہت زور ہے۔ اور روسٹوف پر شدید لڑائی ہو رہی ہے۔ ایک دن میں دشمن کے تیرہ سو سپاہی ہلاک اور ۳۲ ٹینک برباد ہوئے۔ ماسکو کے جنوب مغرب میں دشمن نے دو سو ٹینکوں سے سخت حملہ کیا۔ مگر اسے روک دیا گیا۔ کالینن۔ وولوکولمسک اور ٹولا میں ایک ساتھ حملے ہو رہے ہیں۔ ٹولا میں بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ کریمیا میں بھی جرمن حملے ابھی جاری ہیں۔ جرمن اب یہ شکایت بہت کر رہے ہیں کہ روس میں موسم سخت خراب ہے۔ زمین خشک ہو کر لوہے

نارتھ ویسٹرن ریلوے

لوکو۔ کیرج اینڈ ویگن اور الیکٹریکل شاپس مغلپورہ میں ٹریڈ اپرنٹسوں کی ۲۸۲ اسامیوں کیلئے امیدواروں کی طرف سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ اپرنٹس شپ کا زمانہ پانچ سال ہے۔

وظیفہ یومیہ		
	۶/۴/-	سال اول
	-/۷/-	سال دوم
	۶/۹/-	سال سوم
	۶/۱۱/-	سال چہارم
	۶/۱۳/-	سال پنجم

۱۸۰۔ اسامیاں مسلمانوں کیلئے ایک اینگلو انڈین اور ڈومی سائلڈ یورپینوں کے لئے۔ ۳۹ سکھوں ہندوستانی عیسائیوں اور پارسیوں کے لئے۔ امیدواروں کی عمر ۲۷ جنوری ۱۹۴۲ء کو پندرہ سال سے کم یا اٹھارہ سال سے زیادہ نہیں ہونی چاہیئے۔ کم سے کم تعلیمی اوصاف پرائمری کا امتحان ہے۔ جن امیدواروں کو انٹرویو کے لئے بلایا جائے۔ انہیں اپنے خرچ پر حاضر ہونا ہوگا۔ منتخب شدہ امیدواران کو تقرر سے پہلے مجوزہ میڈیکل ٹسٹ پاس کرنا ہوگا درخواستیں معہ مصدقہ نقول سرٹیفکیٹ سکول جس میں تاریخ پیدائش درج ہو۔ سپرنٹنڈنٹ مکینیکل ورکشاپس نارتھ ویسٹرن ریلوے مغلپورہ کے دفتر میں زیادہ سے زیادہ ۸ جنوری ۱۹۴۲ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔

درخواست کنندگان کو واضح طور پر بیان کرنا چاہیئے۔ کہ وہ کس شاپ میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔

چیف مکینیکل انجنیئر

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah